بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۱۱ احسان ۱۳۵۰ھش ، ۱۱ جون ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۳۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے اسے اطمینان و سکینت کی نعمت عطا کیجاتی ہے

دُعا سے غافل رہنے والا انسان حقیقی ایمان اور پاکیزگی سے محروم رہتا ہے

"جس طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں میں نیک انسان اور بد انسان میں فرق کیا گیا ہے اور ان کے جدا جدا مقام ٹھہرائے گئے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں ان دو انسانوں میں بھی فرق ہے۔ جن میں سے ایک خدا تعالیٰ کو چشمۂ فیض سمجھ کر بذریعہ حالی اور قالی دُعاؤں کے اس سے قوت اور امداد مانگتا ہے اور دوسرا صرف اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کر کے دُعا کو قابلِ مضحکہ سمجھتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور متکبرانہ حالت میں رہتا ہے جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دُعا کو کمال تک پہنچا دے۔ خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوش حالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلّی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دُعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے۔"

"جو شخص دُعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر کسی کامیابی کی بشارت دیا جاتا ہے۔ وہ اس کام کے ہو جانے پر خدا تعالیٰ کی شناخت اور معرفت اور محبت میں آگے قدم بڑھاتا ہے اور اس قبولیتِ دُعا کو اپنے حق میں ایک عظیم الشان نشان دیکھتا ہے ---------- لیکن جو شخص دُعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے رحمت آمیز نشانوں کو نہیں دیکھتا وہ باوجود تمام عمر کی کامیابیوں اور بیشمار دولت اور مال اور اسبابِ تنعم کے دولت حق الیقین سے بے بہرہ ہوتا ہے اور وہ کامیابیاں اسکے دل پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالتیں۔ بلکہ جیسے جیسے دولت اور اقبال پاتا ہے غرور اور تکبّر میں بڑھتا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر اگر اسکو کچھ ایمان بھی ہو تو وہ ایسا مردہ ایمان ہوتا ہے جو اسکو نفسانی جذبات سے روک نہیں سکتا اور حقیقی پاکیزگی بخش نہیں سکتا۔" (ایّام الصلح صفحہ ۸-۹)

اخبار احمدیہ

29

ربوہ ۱۰ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹ احسان کی رپورٹ میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی البتہ نقرس کی کچھ تکلیف (جو کئی روز ہوئے شروع ہوئی تھی) ابھی باقی ہے"۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

ربوہ ۱۰ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات سے کمر میں اور جسم میں شدید درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا مطلع فرماتی ہیں کہ "میری بھانجی عزیزہ منصورہ بیگم سلمہا اہلیہ چوہدری مبشر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمر احمد نام تجویز فرمایا۔ نومولود محترم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم آف ماڈرن موٹرز راولپنڈی کا پوتا ہے"۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح عمر دے اور اسے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین۔

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

۴۷ء تا ۵۸ء یعنی پارٹیشن کے بعد کی تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم کے حالات قریباً مرتب ہو چکے ہیں۔

تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اس دوران کے عہدہ داران کے نام اور اگر کسی لجنہ نے کوئی خاص کام سرانجام دیا ہو تو اس کی تفصیل جلد از جلد تحریر کر کے بھجوا دیں۔

لجنات کو خطوں کے ذریعہ بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ پھر توجہ دلائی جا رہی ہے اگر اس سلسلے میں تساہل سے کام لیا گیا تو پھر انہیں یہ شکوہ نہیں ہونا چاہیئے کہ تاریخ میں ہمارا کوئی ذکر نہیں آیا۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۸-۹-۱۰ اخاء (اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۸-۹-۱۰ اخاء (اکتوبر ۱۹۷۱ء) ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۱ ارجون ۱۹۷۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم روحانی انقلاب کا ایک درخشندہ پہلو

قبل ازیں ہم اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آخری زمانہ میں اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یحی الدین ویقیم الشریعۃ کا جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا اس کا ایک تابندہ و درخشندہ پہلو یہ ہے کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دورِ اول کے دیگر حقیقی مومنوں کی طرح اپنے متبعین کو بھی جماعتی سطح پر اُن اوصاف سے متصف کر دکھایا جو مومنوں اور غیروں میں مابہ الامتیاز کا درجہ رکھتے ہیں۔

آپ کیوں نہ ایسا کر دکھاتے جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو مبعوث ہی اس لئے فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"مذہب وہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندگی کی روح اپنے اندر رکھتا ہو اور زندہ خدا سے ملاتا ہو۔ اور میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے غیب کی پاک باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور رسولؐ پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیقت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔" (اربعین ۲)

نیز آپ نے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے ماتحت اپنے متبعین کو اس مرتبہ اور مقام پر پہنچانے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"میں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اُس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اُسی کو ہے۔" (ازالہ اوہام [illegible])

سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی کے طفیل آپ کے متبعین کی زندگیوں میں جماعتی سطح پر عظیم روحانی انقلاب رونما ہوا اور ان میں سے ہر فرد حقیقی مومنوں کی مابہ الامتیاز صفات سے متصف ہو کر ایک دنیا کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ ٹھہرا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب آخری زمانہ میں آپ ہی کے ذریعہ ایسا ہونا مقدر تھا جب ان کے لئے آپ کی اصلاح طلبی پر سوز دعائیں اور جانکاہ کوششیں رنگ لائیں اور آپ کے متبعین قرآن مجید میں مذکور مابہ الامتیاز صفات سے پوری طرح متصف ہو گئے اور خود ان سے بھی خوارق ظہور میں آنے لگے تو آپ نے ان کی زندگیوں میں رونما ہونے والے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"سوچ کر دیکھو تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا؟ اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں سے ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو آسمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہؓ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو آخرین منھم کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔" (ایام الصلح [illegible])

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یحی الدین ویقیم الشریعۃ کا جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا اس کا ایک نہایت درخشندہ پہلو یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے ماتحت اپنے متبعین کو جماعتی سطح پر اُن اوصاف سے متصف کر دکھایا جو حقیقی مومنوں اور غیروں میں مابہ الامتیاز کا درجہ رکھتے ہیں اور جو فوز عظیم پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

دستِ دعا

ہر سانس جو لیتا ہوں میں ربوہ کی ہوا میں
میں منزلوں بڑھ جاتا ہوں عرفانِ خدا میں
جو عقلِ رسا قادرِ مطلق کو نہ پہنچی
کیا فرق جہالت میں ہے اور عقلِ رسا میں
گھر پاک ہے، در پاک ہے۔ دل پاک نظر پاک
فردوس کے انداز ہیں وادی کی فضا میں
ہیں خاک کے ذرّوں میں جہاں جلوے ہی جلوے
ہم رہتے ہیں اس وادیٔ صد طور نما میں
فرعون کے سامان بھی ہو جاتے ہیں بیکار
قوّت ہے وہ تنویر مرے دستِ دعا میں

تعلیم الاسلام کالج ایک برگزیدہ درسگاہ ہے جس میں قومی و ملی جذبہ سے سرشار ہو کر اہم خدمات انجام دی جارہی ہیں

یہ ادارہ آپ لوگوں کی فکر بلند روشن دماغی اور حسن تنظیم کا جیتا جاگتا ثبوت ہے

یہاں باہمی یگانگت اور محبت و اتحاد کی فضا موجود ہے! امیر و غریب فرق نظر نہیں آتا

تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں فارغ التحصیل طلباء سے محترم ڈاکٹر سید صفدر حسین صاحب چیئرمین ثانوی تعلیمی بورڈ سرگودھا کا خطاب

ربوہ ۲۹ مئی ۱۹۷۱ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تقسیم اسناد و انعامات کی تقریب سادہ اور پُروقار طریق پر عمل میں آئی جس میں محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے تفویض کردہ اختیارات کی بناء پر بی ایس سی اور بی اے کے فارغ التحصیل طلباء کو اسناد عطا فرمائیں۔ اس تقریب میں محترم ڈاکٹر سید صفدر حسین صاحب چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی آپ نے اس موقعہ پر جو مختصر۔ جامع اور حقیقت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم رئیس دانشکدہ، معززین شہر، اساتذہ کرام اور نونہالانِ قوم!

مجھے مسرت ہے کہ میں آج آپ کی دعوت پر آپ کے درمیان موجود ہوں۔ اور آپ کے سرپرستانِ ادارہ کو ان کے حسن انتظام پر آپ کے اساتذہ کو ان کی ذہنی راہنمائی پر اور آپ کے طلباء کو ان کی ریاضت و عرق ریزی کی ثمرآوری پر مبارکباد پیش کر رہا ہوں۔

اس ادارہ کی ابتدائی کارگزاریوں کا حال مجھے تقسیم برصغیر سے بہت پہلے اس وقت معلوم ہوا تھا جب میں اسلامیہ کالج جالندھر کے اسٹاف پر ہونے کی وجہ سے پنجاب یونیورسٹی کے تحت آنیوالے اداروں سے کسی نہ کسی حد تک ضرور واقف ہو گیا تھا۔ تقسیم کے بعد آپ کے ادارہ کی ہجرت اور قیام لاہور کے دوران میرا رابطہ بعض دوستوں کے توسط سے آپ کے ساتھ برقرار رہا یہاں تک کہ آپ شہری فضا کی سمومیت کا احساس کر کے اس نئے مقام پر تشریف لے آئے جو ابتداء میں تپتے ہوئے کوہسار اور جلتے ہوئے ریگ زار کے درمیان ایک قطعۂ بے آب و گیاہ کی مانند تھا لیکن اس وادیٔ غیر ذی زرع میں آپ نے اپنی بیس سالہ کوشش و کاوش سے جو شادابی فضا پیدا کی ہے اور جو گل و گلزار اگائے ہیں وہ آپ کی دوررس فکر، دیانتِ عمل اور قرب منزل کے شاہد ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد سے ہم برابر اس خواہش کی گونج سنتے چلے آ رہے ہیں کہ اس ملک میں بھی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی طرز پر ایک اعلیٰ اقامتی درسگاہ کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی تہذیبی خصوصیات کی رنگ آمیزی کے ساتھ ایک ترقی یافتہ نئی نسل کی تشکیل کر سکیں۔ لیکن یہ خواب آج تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا۔ غالباً اس ناکامی کی وجہ ہماری خود غرضی ہے ہم نے جا بجا ذاتی اغراض کے لئے سرسید کا مقدس نام استعمال کیا ہے لیکن کسی ایک جگہ بھی ہم وہ معیار و اقدار برقرار نہ رکھ سکے۔ اس لئے ہماری کارگزاریاں گویا سرسید کی عظمت کے سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہیں۔ ہم عموماً جو رفاہی کام کرتے ہیں اس میں ہماری انفرادی خود نمائی کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ فی سبیل اللہ کام کرنے کے نہ ہم قابل ہیں اور نہ عادی۔ کسی تعلیمی ادارے ہسپتال یا کسی اور رفاہی کام میں اگر ہم کچھ چندہ دیتے ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ کس طرح ہمارا نام سنگ مرمر کی تختی پر کندہ ہو کر کسی نمایاں مقام پر نصب کر دیا جائے۔ ہماری انہی خود نمائیوں اور خود غرضیوں کی وجہ سے ہمارے ملک میں ایسے غیر مرکزی ادارے خال خال ہی نظر آتے ہیں جو کہ واقعی کوئی پر خلوص خدمت انجام دے رہے ہوں گذشتہ بیس بائیس سال میں مجھے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں اٹک سے لے کر کراچی تک کے تعلیمی اداروں کے حالات سے واقفیت کے بہت سے مواقع میسر آئے ہیں اسلئے میں اپنے ذاتی علم اور واقفیت کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ خدمتِ خلق کا جذبہ تعلیمی اداروں کی تشکیل و تعمیر میں شاذ و نادر ہی کہیں نظر آتا ہے محض تجارتی اغراض یا ذاتی نمود و نمائش کے خیال سے لوگ اس طرف آتے ہیں ایسے اداروں کے ارباب بست و کشاد کی معاشی فراغتوں کا انحصار بہت کچھ انہی اداروں کی آمدنی پر ہوتا ہے ہاں! اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں نے اپنے مذہبی احساس کی تکمیل میں یا اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے نیکی اور ثواب کی نیت سے ایسے کام شروع کئے ہیں وہ یقیناً لائقِ توجہ اور قابل ستائش ہیں۔ ان میں دیانت اور خلوص کی کارفرمائی نظر آتی ہے تو یہ سوچ کر دل مطمئن ہو جاتا ہے کہ ع

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں!

مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوتی ہے کہ آپ کا ادارہ ان برگزیدہ درسگاہوں میں سے ایک ہے جن میں قومی و ملی جذبہ سے سرشار ہو کر اہم خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں میری دانست میں اس تعلیم گاہ کی امتیازی حیثیت کا سہرا آپ کے مذہبی جوش و خلوص کے سر جاتا ہے۔ یہ والہانہ خلوص آپ کے شہر کے در و دیوار کوچہ و بازار اور مساجد و معابد کی تنظیم میں بھی رونما ہے۔ لیکن آپ کے تعلیمی ادارے اس کے اظہار کا بہت اچھا نمونہ ہیں۔ بخصوصیت کے ساتھ یہ دانشکدہ جس میں آج مجھے آپ سے تخاطب کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ کی فکر بلند، روشن دماغی اور حسنِ تنظیم کا جیتا جاگتا ثبوت ہے مستحکم عمارتوں کی تعمیر پائیدار فرنیچر کی فراہمی۔ سائنسی لیبارٹریز کے لئے اعلیٰ سامان کے حصول، لائبریری کے واسطے مفید کتابوں کی تلاش وغیرہ ایسے مراحل ہیں جن میں اگر تساہل برتی جائے یا طمع کو دخل دیا جائے تو ان سے تربیتی اور تعمیر کی بجائے تخریب کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں منتظمین اور اساتذہ طلباء کے لئے مثالی اخلاق کا نمونہ نہیں بن سکتے۔ آپ کے طلباء خوش نصیب ہیں کہ ان کی نفسیات کو ان مشکلات کا سامنا نہیں۔ قدم قدم پر آپ کے ادارہ میں پائیداری، کفایت شعاری اور فراوانی آسائش کا احساس ہوتا ہے جس سے دل مطمئن اور دماغ آسودہ ہو جاتا ہے۔

بجا کہ ملک کی اجتماعی زندگی میں ہم سب ایک ہی صف میں کھڑے ہوئے ایک ہی رنگ روپ اور ایک ہی سے محاسن و معائب سے متصف نظر آتے ہیں لیکن اپنی دسترس کے مطابق ایک مخصوص سطح پر آپ نے جو نمونہ تعمیر و ترقی پیش کیا ہے وہ ہم سب کے لئے مقام بصیرت ہے اور ترغیبِ تقلید دیتا ہے۔

محترم پرنسپل صاحب نے اپنے بصیرت افروز خطبہ میں اس ادارے کی تہذیبی آب و رنگ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ذہن کی جلا اور قلب کے گداز کے لئے ایسی تہذیبی فضا کی ضرورت ہے جس میں مذہبی رنگ، معاشرتی آداب، جذباتی خلوص، خدمت خلق کے جذبے، انسان دوستی، رواداری کی روایات اور احکام الٰہی کے احترام کے عناصر نمایاں ہوں۔ لیکن اس کے برخلاف ہمارے ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ادارے جو نمونہ تہذیب پیش کرتے ہیں وہ ہم ایشیائی باشندوں کے لئے اجنبی اور بڑی حد تک ناقابل تقلید نظر آتا ہے کیونکہ ع

ہم تو سمجھے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

متمدن زندگی کے فیضان سے فکر، تخیل، اخلاقی اقدار، سماجی تنظیم، فنونِ حرب اور فنونِ لطیفہ، مالی و ملکی انتظامات اور مخصوص عادات و اطوار کے جو چشمے پھوٹے ہیں انہیں تہذیب کہا جاتا ہے۔ ہم مشرقی بالخصوص مسلمانوں میں متابعتِ الٰہی کا احساس وہ جوہر ہے جس نے ہماری تہذیب کو ایک خصوصی رنگ دے دیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا دمشق بغداد اور غرناطہ کے محلات اور درباروں میں جو تہذیبی اور ثقافتی فضا پیدا ہوئی تھی وہ خالص اسلامی تھی یا دلق اویس قرنی اور بوریائے ابوذر غفاری نے حیات و کائنات کے متعلق جو نقطہ نظر پیش کیا تھا وہ زیادہ قابل احترام ہے۔

یہ کیا خبر تھی کہ یہ چراغِ مصطفویؐ
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

ہمارے مفکرین نے دانش نورانی اور دانش برہانی دونوں کے امتزاج کی ضرورت محسوس کی ہے اور دین و دنیا کے رابطے پر زور دیا ہے۔

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کیلئے

ہماری عملی زندگی میں ان صفات کی بہت کمی محسوس ہوتی ہے۔ تعلیمی ادارے ان اقدار حیات کی ترویج و تبلیغ کے لئے نہایت موزوں تھے۔ لیکن گوناگوں اسباب نے ہمیں جن راستوں پر ڈالا ہے ان سے نکلنے کے لئے ایک انفرادی و اجتماعی جہادِ نفس کی ضرورت ہے جس کے

سے ہماری قوم فی الحال تیار نہیں ہے لیکن نیت ٹھیک ہو تو ہم اتنا تو ضرور کر سکتے ہیں کہ اپنے اداروں میں ایسا ماحول پیدا کر دیں کہ جس میں آدمی اور آدمی میں فرق نہ رکھا جائے امیر و غریب کی تفریق نہ ہو۔ بندہ و آقا کی تمیز نہ رہے محمود و ایاز کے ساتھ یکساں برتاؤ ہو۔ علم و معاش کے مواقع سب کو میسر ہوں۔ لباس غذا اور قیام کی آسائشوں میں سب برابر ہوں۔ دارالاقامہ میں کھانے اور ناشتے میں یک رنگی کالج کے لباس میں یکسانیت۔ کھیل کے میدانوں جلسوں اور ثقافتی سرگرمیوں وغیرہ میں ہر شخص کو سہولت مہیا ہو۔ تعلیمی اور درسی کتب سب کو میسر آئیں یہ ایسی باتیں ہیں جن سے طلباء کی برادری میں یگانگت و محبت پیدا ہوگی۔

مجھے ایک طالب علم کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ یونیورسٹی کے ہوسٹل میں قیام کی صورت میں اسے فیس، ناشتے اور کمرہ کے کرائے وغیرہ پر مجموعی طور پر دو سو روپے ماہانہ خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اتنی رقم ہم میں سے کتنے لوگ بآسانی ادا کر سکتے ہیں و کیا ہمارے چپڑاسیوں، چوکیداروں بیلداروں، کلرکوں، چھوٹے دکانداروں، ٹیکسی اور تانگہ ڈرائیوروں میں اتنی سکت ہے کہ اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وہ یہ بار برداشت کر لیں؟ ہم اپنے طلباء کے غیر ضروری اسراف کو کس طرح روک سکتے ہیں؟ میرے خیال میں اگر ہمارے تعلیمی ادارے کھانے کے ساتھ ناشتے اور شام کی چائے کا انتظام بھی اپنے ہاتھ میں لے لیں تو تقریباً پچاس روپے ماہوار کی رقم تو اسی ایک مد میں کم کی جا سکتی ہے۔ علی گڑھ کے جس ہوسٹل میں میں رہتا تھا وہاں کھانے کے ساڑھے چھ روپے۔ ناشتے کے دو روپے ملازموں کی تنخواہ کے ضمن میں تین روپے بجلی کا خرچ ایک روپیہ المہاری کی فیس کے دس روپے اور ایل ایل بی کے مزید پانچ روپے ملا کر کل ساڑھے ستائیس روپے ادا کرنے ہوتے تھے۔ آج اس کفایت اور حسن انتظام کے یہ نمونے کہاں؟

ہمیں یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے اساتذہ کی بہت کم تعداد اپنے لباس، غذا اور رہن سہن وغیرہ میں اپنے طلباء کے لئے نمونہ تقلید بن سکتی ہے۔ سواری، تفریحات اور مشروبات وغیرہ پر ہم کتنا خرچ کرتے ہیں؟ حصول علم اور ترویج علم کیلئے جس عرق ریزی اور ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ہم میں کہاں ہے؟ اخلاق کی پختگی اور اطوار کا جلال و جمال ہم میں سے کتنے لوگوں کے پاس موجود ہے۔ آپ سے مل کر اور آپ کے ادارہ کو دیکھ کر اس لئے خوشی ہوتی ہے کہ یہاں باہمی یگانگت اور محبت و اتحاد کی فضا موجود ہے آپ کے مزاج میں سادگی اور درویشی کا احساس ہوتا ہے آپ کے ادارہ میں امیر و غریب کا فرق نظر نہیں آتا۔ آپ کے اساتذہ محنتی و مخلص ہیں اور طلباء کے لئے اچھا نمونہ اخلاق پیش کر رہے ہیں تمام سال آپ کے طلباء کی جو مصروفیات رہی ہیں اور انہوں نے علمی اور مجلسی شعبوں میں جو کارگذاریاں دکھائی ہیں آپ اور آپ کے شاگرد مبارک کے مستحق ہیں۔

علمی شعبہ جات میں سے عربی زبان و ادب اور طبعیات میں آپ نے جو امتیازی حیثیت حاصل کی ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ جتنا ضروری ضروری کام اپنے اسلاف کے علمی ذخائر اور تہذیبی روایات کی حفاظت کا ہے اتنا ہی اہم یہ امر بھی ہے کہ ہم اپنے ذہن کے دریچوں کو کھول کر جدید تصورات۔ نئے سائنسی انکشافات۔ میکانکی امکانات اور صنعتی عروج کا خیر مقدم کریں۔ ان کے نظام پر تنقید کریں اور انہیں کام میں لا کر انسانیت کی خدمت اور راہبری کا کام سرانجام دیں۔ سرسید مرحوم نہایت مخلص مسلمان تھے وہ اپنے مسلک و عقائد کے مطابق دینی و مذہبی سرمایہ پر عبور واقعی رکھتے تھے۔ لیکن سائنس پر قدرت اور اس کا علم انہیں واجبی ہی تھا وہ اسلام کی ہمدردی میں اٹھے تو مذہب اور سائنس میں تطبیق پیدا کرنے کے خیال سے انہوں نے مذہب کو سائنس کی چوکھٹ پر لا کر جھکا دیا جس سے وقتی طور پر مذہبی عقائد کے تزلزل کا خدشہ تو دور ہو گیا۔ لیکن مذہبی عقائد و تصورات کا وقار یقیناً مجروح ہوا ہماری موجودہ نسل کو سائنس کے کئی حقائق علم کے بعد سے مواقع میسر ہیں۔ کیا کوئی بندہ خدا یہ فرض اپنے سر لے سکتا ہے کہ سائنسی نظریات کو مذہب کی دہلیز پر جھکا کر عقائد و فرمودات اسلام کی عظمتوں کو بحال کر لو سے ...

اور یہ نہیں تو بابا یہ سب کہانیاں ہیں

میں آج کی تقریب کے موضوع سے کسی قدر دور ہٹ گیا ہوں۔ اس لئے بات مختصر کرتے عرض کروں گا کہ سال گذشتہ دوران میں آپ کی جو علمی و ثقافتی کارگذاریاں رونما ہوئی ہیں وہ آپ کے حسن مذاق، حسن ریاضت اور احساس ذمہ داری کی دلیل ہے۔ آپ کا ادارہ باسکٹ بال کشتی رانی اور علمی مباحثوں کے معیار کے لئے ایک زمانے سے نام ور چلا آ رہا ہے۔ علاوہ ازیں جسمانی صحت اور کھیل کے میدان میں کچھ مزید کامیابیاں بھی حاصل کی ہیں۔ میں آپ کے اس شغف اور امتیاز کی داد دیتا ہوں سال زیر تبصرہ میں آپ کے جن اساتذہ نے اپنا تحقیقی انہماک جاری رکھا اور علمی تحقیقات کیں وہ بھی میری طرف سے دلی مبارکباد کے مستحق ہیں اور وہ ہونہار طلباء بھی لائق صد آفرین ہیں کہ جنہوں نے بورڈ کے امتحانات میں امتیازی حیثیت حاصل کی ہیں ان تمام طلباء کو بھی مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے اپنی محنت کے صلے میں کامیابی حاصل کی اور یونیورسٹی کی طرف سے اس عطیہ فضیلت کے استعمال کے مستحق ٹھہرے۔ میری تمنا ہے کہ یہ نوعمر اہل علم جب اپنی عملی زندگی میں داخل ہوں تو سچائی دیانت، عدل و انصاف اور اصول پسندی کو اپنا شعار بنائے رکھیں اور تمام لسانی، علاقائی نسلی اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بلند ہو کر ملک و ملت کی سربلندی کو اپنا مطمع نظر بنائیں۔ پاکستان کو آج جس یگانگت اتحاد اور مفاہمت کی ضرورت ہے۔ اس کا حصول اس صورت میں ممکن ہے کہ ہم اپنے ذاتی اغراض کو نظرانداز کر کے قومی توقعات کو پورا کریں۔ میری دعا ہے کہ خدا آپ کو اپنے ذاتی مقاصد کے حصول اور قومی بہبود کی سعی میں کامیاب کرے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پٹیارو (حیدرآباد) کیڈٹ کالج میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۵ رجون بروز ہفتہ پٹیارو کیڈٹ کالج کے مارکیٹ میدان میں ۹ بجے شب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض جناب شیخ اختر عباس صاحب وائس پرنسپل کیڈٹ کالج پٹیارو نے ادا فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع کی گئی۔ جو مکرم عبدالباسط صاحب صدیقی نے فرمائی اس کے بعد مکرم شریف احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا اس کے بعد صاحب صدر نے افتتاحی خطاب فرمایا اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی جس کے بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی پر تقریر فرمائی اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد بیان کئے آخر میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام اور ارفع شان پر روشنی ڈالی اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے "خلق عظیم" کے متعلق تاریخی واقعات نہایت مؤثر رنگ میں بیان فرمائے۔ آپ کی تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی۔ بالآخر ۱۱½ بجے شب یہ مبارک تقریب دعا پر برخاست ہوئی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جلسہ کا اعلان ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے بھی نشر کیا گیا حاضرین میں علاقہ کے دیگر معززین کے علاوہ کیڈٹ کالج کے اساتذہ اور طلبہ نے بھی شرکت فرمائی اور نہایت سکون اور توجہ سے حاضرین نے جلسہ کی کارروائی کو سنا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ کے جملہ انتظامات ہمارے احمدی بھائی مکرم محمد عیسےٰ صاحب ششبو دوکاندار مارکیٹ کیڈٹ کالج پٹیارو نے کئے۔ جلسہ کے بعد جملہ حاضرین کے لئے دعوت طعام کا اہتمام بھی کیا گیا۔ حیدرآباد شہر سے دوست سپیشل بس کے ذریعہ پٹیارو پہنچے اور جلسہ میں شریک ہوئے۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ حیدرآباد

انصار اللہ اور تحریک جدید

ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اشاعت اسلام ممالک بیرون پاکستان کے مالی قربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند کرنے کے لئے انصاراللہ کو بھی مکلف فرمایا ہے۔ لہذا انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنی تمام تر استعدادوں کو استعمال کریں۔ تاکہ ہم اسلام کے جھنڈے کو تمام دنیا پر لہراتا ہوا دیکھیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہر وقت میرے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اسلام کے لئے بے انتہائی قربانیوں کا وقت ہے کیونکہ انتہائی فتوحات کا زمانہ ہمارے سامنے ہے وہ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ فتوحات تو ہمارے سامنے نظر آ رہی ہیں۔ لیکن ان فتوحات اور ہمارے درمیان ہماری کمزوریاں حائل ہیں۔ اگر آج ہم اپنی کمزوریوں کو دور کر دیں۔ اگر آج ہم اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی فدائیت اور ایثار کا نمونہ دکھانے کیلئے تیار ہو جائیں۔ اگر آج ہم چند لمحوں کی اس دنیوی زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ابدی حیات کے طالب بن کر اس کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں دینے لگ جائیں تو وہ دن دور نہیں جب ہم دیکھیں گے کہ ساری دنیا پر اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔"

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۴۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ (نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
مکرم مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
" مرزا غلام احمد صاحب
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ
" مولوی سلطان محمود صاحب انور
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
محترمہ رشیدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم لندن
مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی
" حمید احمد صاحب خالد
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز
محترمہ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب ایم اے، بی ٹی
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" چوہدری عبدالواحد صاحب
" میاں غلام محمد صاحب اختر
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا
مکرم گیانی عباد اللہ صاحب
" بشیر احمد صاحب خادم
" نصر اللہ خان صاحب ناصر
" نور احمد مرتضےٰ صاحب
" سیٹھ محمد یوسف صاحب نواب شاہ
" مرزا محمد حسین صاحب کراچی
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ ہجرت (مئی) ۱۳۵۰ھش/۱۹۷۱ء میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں

مکرم منیر احمد صاحب کینیڈا	۴۲-۴۲
" ناصر احمد صاحب راولپنڈی	۱۰-۰۰
" صوفی محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی	۱۰-۰۰
" مرزا غلام احمد صاحب (ازطرف بچگان)	۵-۰۰
" محمد رشید صاحب ارشد نوشہرہ کینٹ	۳۰-۰۰
" محمد عاشق صاحب ساہیوال	۸-۰۰
" مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی	۳-۰۰
" جماعت احمدیہ ٹیکسلا	۱۱-۰۰
" عبدالعزیز صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۱-۰۰
" چوہدری نذیر احمد صاحب منڈی بہاؤالدین	۲-۰۰
" ملک محمود احمد صاحب حیدرآباد سندھ	۸۰-۰۰
" بشیر احمد صاحب مغیرانی ڈیرہ غازیخان	۵۰-۰۰
" عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت اسلام آباد	۴-۰۰
" امیر جماعت گجرات	۱۰-۰۰
" شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	۷۷-۷۶
" محمد سلیم صاحب پشاور	۲-۲۵
" جماعت احمدیہ راولپنڈی	۶۹-۵۰
مکرمہ بشریٰ لئیق صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ	۱۰-۰۰
مکرم عبدالشکور صاحب اسلم لاہور	۵۰-۰۰
" فضل دین صاحب دارالبرکات ربوہ	۱۵-۰۰
دفتر لجنہ مرکزیہ	۱۰-۰۰
مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	۴-۰۰
مکرم چوہدری نور احمد صاحب لاہور	۴-۷۰
" محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ	۳-۰۰
" ملک رشید الدین انور صاحب چوبیال لاہور	۲-۰۰
" شیخ محمد عمر بشیر اکمل صاحب چنیوٹ	۱۰-۰۰

(باقی)

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کیلئے بہترین تحفہ
مردوں اور عورتوں سب کیلئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون ۳۶

تریاقِ سلیمانی

کھانے میں مزیدار فائدے اس کے بیشمار
ہیضہ، متلی، قے، اسہال
تبخیر معدہ اور بدہضمی کے لئے تریاق ہے۔
ایک روپیہ۔ دو روپیہ پلاسٹک بوتل تین روپے چھ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

زعماء مجالس انصاراللہ متوجہ ہوں

زعماء مجالس انصاراللہ سے درخواست ہے کہ قیادت اصلاح و ارشاد کے سرکلر مجریہ ۸ کے مطابق اپنے اراکین کو اصلاح و ارشاد کے کام کی طرف توجہ دلائیں۔ اور پھر ان سے رپورٹ حاصل کر کے مرکز کو تفصیل کے ساتھ بھجوائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی اس اہم کام میں ضرور شریک ہوتا ہے۔ مگر جب تک رپورٹ مرکز میں نہ آئے ہم مزید راہنمائی کیسے کر سکتے ہیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت ڈرائیور

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو فوری طور پر ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائے گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

محترمہ سردار بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب ریٹائرڈ ڈیکسی نیشن سپرنٹنڈنٹ ساکنہ حویلی لکھا ضلع ساہیوال مورخہ ۱۲؍۵؍۷۱ کو چند یوم بیمار رہ کر قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترمہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ محترم جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ محترمہ نہایت خوش اخلاق اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ سلسلہ کے ساتھ بہت محبت تھی۔ احباب جماعت جو مہمان ہوتے ان کی خدمت کر کے بہت خوش ہوتیں۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(محمد صدیق فوٹوگرافر سپروائزر منڈی ہیرا سنگھ ضلع ساہیوال)

۲۔ میری ہمشیرہ رشیدہ ثریا اہلیہ نذیر احمد صاحب بھٹی۔ جو عرصہ تقریباً ۲۲ یوم بیمار رہیں۔ مورخہ ۲۶؍۵؍۷۱ کو بوقت ۱۰ بجے شب کمبائنڈ ملٹری ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج رہنے کے بعد ۲۸ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنی یادگار تین بچے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑے ہیں۔ جن میں بڑے کی عمر ۵ سال ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اس کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم سب پسماندگان خصوصاً ضعیف والدہ کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(لطف الرحمٰن ناظر پٹواری کوئٹہ)

درخواست دعا

خاکسار کی خوشدامن صاحبہ اور نسبتی بھائی میاں عبدالرفیق صاحب سخت بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے

(صلاح الدین ناصر کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی ایک ضروری تحریک

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

مذہبی جماعتوں کی ترقی اور بقا اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ ان کے بچے اپنے بزرگوں سے صحیح تربیت پاکر آئندہ آنے والی ذمہ داریوں کو اٹھانے کے لئے اپنے اندر صحیح اہلیت پیدا کریں بچے جس قدر ہونہار ہوں گے ترقی کی منازل اسی رفتار سے جلد جلد طے ہو سکیں گی دنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو اس رنگ میں پروان چڑھائیں کہ جب اشاعت دین کی ذمہ داری ان کے سپرد ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کو وہ اپنے سینوں کی روشنی، دماغ کی بیداری اور دعاؤں کے ذریعہ مزید تیز کر سکیں۔

مجلس انصار اللہ کے سالانہ لائحہ عمل میں بچوں کی تربیت کا پہلو بھی شامل ہے اور مجلس مرکزیہ یہ کوشش کرتی رہتی ہے کہ پروگرام کی اس شق کو کماحقہ عملی جامہ پہنایا جائے۔

مورخہ ۳۰ر شہادت (اپریل) کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے راولپنڈی میں عہدیداران انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ شہری مجالس جن کے ہاں دور و دراز کے فاصلے بچوں کو جمع کرنے میں روک بنے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے اپنے ہاں Sunday class (سنڈے کلاس) شروع کریں جس میں بچوں کو قرآن کریم۔ اسلامی تاریخ اور عقائد وغیرہ سکھائے جائیں سکول کے لئے ایک جگہ مقرر ہو کاروں والے دوست رضاکارانہ طور پر بچوں کو لانے اور واپس پہنچانے کی ذمہ داری لیں۔ الحمد للہ کہ مجلس راولپنڈی نے جو سب سے پہلے مخاطب تھی اس کلاس کا اجراء کر دیا ہے۔

تمام شہری مجالس کو چاہیئے کہ وہ بھی صدر محترم کی اس تحریک کے مطابق اپنے اپنے ہاں سنڈے کلاس جاری کریں اور اس کی اطلاع مجلس مرکزیہ کو بھجوائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنیوالی مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ کے ۳۰ر شہادت (اپریل) تک سو فیصدی بجٹ پورا کرنے پر حضور اقدس کی خدمت میں ان مجالس کے عہدیداران اور اراکین کے لئے دعا کی درخواست کی گئی کہ اللہ تعالیٰ اِن سب کو ہر طرح سے اپنے فضلوں سے نوازے اس پر حضور اقدس نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا۔ "جزاکم اللہ"۔ مجالس کے نام یہ ہیں
ضلع جھنگ چک نمبر ۲۹۷ ج ب، ضلع ملتان چک نمبر ۲۳ ڈبلیو بی۔ چک نمبر ۱۹۳، سرائے سدھو، چک نمبر ۵ درکھانہ، ضلع ساہیوال چک نمبر ۵/ ۱۲ ایل، قبولہ، چک نمبر ۱۴-ایل/۱۷، دیپالپور، ضلع سیالکوٹ، ساہو والا، جالکے چیمہ، نشتر آباد، ضلع شیخوپورہ، جھنگڑ حاکم والا، ضلع مظفر گڑھ، چک ۲۲۶/ ٹی ڈی اے، ضلع بہاولنگر، چک نمبر ۳۰ ۳-R، ضلع ہزارہ، حویلیاں، ضلع کیمبل پور، کیمبل پور شہید، ضلع ڈیرہ غازی خان، ہیرو غربی، ضلع نواب شاہ، مورو، آزاد کشمیر، باغ، ضلع لاڑکانہ، غلام محمد آباد، ضلع تھرپارکر چک نمبر ۲۷۰ الف کا چھیلو، نورنگر فارم۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سوانح محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی

الفضل ۸ر اپریل ۱۹۷۱ء میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد کی طرف سے اعلان ہوا تھا کہ وہ مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے سوانح حیات مرتب کر رہے ہیں۔ جن احباب کو مکرم چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کے بارہ میں قابلِ ذکر باتوں کا علم ہو وہ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب ۹۳ شارع خورشید لاہور چھاؤنی کو اطلاع دیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے گزارش ہے کہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کا پتہ اب یہ ہے
کوٹھی ۶ سٹریٹ ۶۲ شالیمار۔ ۶ اسلام آباد

اس لئے احباب نئے پتہ پر ان کو مطلع فرماویں وہ لاہور سے اسلام آباد منتقل ہو گئے ہیں۔

(عبدالمالک نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور
مسجد احمدیہ مین بازار گنج مغلپورہ۔ لاہور)

شکریہ احباب

میری بیٹی عزیزہ امۃ السلام بی اے بی ایڈ لیکچرار کوئین میری کالج لاہور کی اچانک وفات پر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت نے ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ میں ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اندوہناک صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(غمزدہ) (ڈاکٹر قاضی) محمد منیر
۱۱۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

انجمن حمایت اسلام لاء کالج لاہور کے زیر اہتمام منعقدہ

سیرۃ النبیؐ کانفرنس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم اوّل قرار پائی

یہ اطلاع خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ انجمن حمایت اسلام لاء کالج لاہور کے زیر اہتمام منعقدہ آل پاکستان انٹر کالجیٹ سیرت کانفرنس میں (جس میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر تقاریر کی گئیں)۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم اول قرار پائی اور اس نے ٹرافی حاصل کی۔ یہ سیرت کانفرنس ۲۸ر مئی ۷۱ء کو منعقد ہوئی۔ ہمارے کالج کی ٹیم میں دو طالب علم لئیق احمد عابد اور عبدالکریم خالد شامل تھے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی تقاریر بہت پسند کی گئیں۔

واضح رہے کہ اس سے قبل ہمارے کالج کی ٹیمیں گورنمنٹ کالج جھنگ سے انگریزی اور میونسپل کالج شاہ کوٹ سے اردو میں ٹرافیاں حاصل کر چکی ہیں۔ الحمد للہ

(بشیر طارق سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین ربوہ)

ضروری اعلان

لاہور شہر کی وسعت اور احباب میں الفضل کی تقسیم کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ لاہور میں الفضل کے دو ایجنٹ مقرر کئے جائیں۔

جو دوست لاہور میں دوسری ایجنسی لینا چاہتے ہوں وہ دفتر ہذا سے ضروری شرائط طے کر لیں۔

ایک بات نہایت ضروری ہے کہ سیکورٹی بحساب فی پرچہ ۳/- نقد وصول کی جائے گی۔ جو دوست یہ سیکورٹی نقد ادا کرنے کیلئے تیار ہوں وہی خط و کتابت کریں کمیشن معقول دیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر کیپٹن محمد رمضان صاحب پنشنر ہیٹ سٹروک کے حملہ کی وجہ سے بہت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔